اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

عنوان	صفحہ
ساتویں بحث۔ خدا کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا	۲۱
آٹھویں بحث۔ خدا کا قدیم ہونے میں کوئی شریک نہیں	״
تیسرا باب۔ وہ صفتیں جو خدا کے افعال سے متعلق ہیں۔	۲۲
پہلی بحث۔ افعال کی اچھائی اور برائی عقلی ہے	״
دوسری بحث۔ خدا سے فعل قبیح محال ہے۔	״
تیسری بحث۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا	۲۳
چوتھا باب۔ بیان نبوت	۲۵
پہلا مقصد۔ خدا پر پیغمبروں کی بعثت عقلاً واجب ہے۔	״
دوسرا مقصد۔ پیغمبروں کے پیغمبری کی دلیل انکے معجزات ہیں۔	۲۶
تیسرا مقصد۔ پیغمبر کو تمام امت سے افضل ہونا چاہیئے۔	۲۷
چوتھا مقصد۔ انبیا و ائمہ کا تمام فرشتوں سے افضل ہونا۔	۲۸
پانچواں مقصد۔ حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت کی حقیقت کا بیان اور اسکی دلیلیں اور معجزات۔ معجزۂ قرآن اور اسکی فصاحت و بلاغت	۲۹
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام معجزات کا مجملاً تذکرہ	۳۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض دوسرے معجزات اور انکی چند قسمیں ہیں	۳۵
پانچواں باب۔ امامت کا بیان	۴۴
پہلا مقصد۔ نصب امام کا واجب ہونا	״
دوسرا مقصد۔ شرائط امامت کا بیان	۴۸
تیسرا مقصد۔ امام کے صفات و خصائص	۵۰
چوتھا مقصد۔ امام کے پہچاننے کے طریقے	۵۶
پانچواں مقصد۔ بعض آیتیں جو امیر المومنینؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔	۵۹
چھٹا مقصد۔ جناب امیرؑ کی امامت و خلافت پر دونوں فرقوں کی متواتر حدیثیں	۱۰۷
پہلی فصل۔ حدیث غدیر خم کا بیان	۱۰۸

کرنے کی پوری کردی کیونکہ عبدالرحمٰن سعد کا چچا زاد بھائی ہے اور عثمان عبدالرحمٰن کے داماد ہیں اور یہ تینوں اشخاص ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ آخر میں یہ کہ طلحہ و زبیر میرے ساتھ ہوں۔ چونکہ عبدالرحمٰن دوسری طرف ہوں گے تو چاہیئے کہ میں قتل ہو جاؤں یا ان تینوں میں سے کسی کی بیعت کروں اور آخر روزِ شوریٰ ایسا ہی ہوا اس کے بعد جبکہ جناب امیرؑ نے اپنے تمام فضائل و مناقب ان کو گنوائے اور سب نے تصدیق کی۔ اس کے باوجود عبدالرحمٰن نے حضرت امیرالمومنینؑ سے کہا کہ میں آپ کی بیعت اس شرط سے کرتا ہوں کہ کتابِ خدا سنتِ رسولؐ اور ابوبکر و عمر کی سیرت پر آپ عمل کریں گے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ میں کتابِ خدا و سنتِ رسولِ خداؐ پر عمل کروں گا۔ سیرت شیخین پر نہیں کروں گا اور یہ بات اس لیے کہی کہ وہ جانتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام ان کی سیرت پر عمل کرنا منظور نہیں کریں گے۔ پھر یہی بات عثمان سے کہی اور انھوں نے قبول کر لیا تو عبدالرحمٰن اور سعد دونوں نے عثمان کی بیعت کر لی اور لوگوں نے بھی جبراً بیعت کی۔ اس طرح خلیفہ سوم ان کو مانتے ہیں۔ جب عثمان کے مظالم اور بدعتیں حد سے گزر گئیں تو صحابہ نے اتفاق کیا اور ان کو قتل کر دیا اور خلیفہ برحق امیرالمومنینؑ سے بیعت کی۔ لہٰذا ان حضرت کو خلیفہ چہارم جانتے ہیں اور بعض منافقوں نے خلفائے عباسی کی خوشامد میں اختراع کیا ہے کہ جناب رسولِ خداؐ کے بعد آپ کے چچا عباس نے دعوائے خلافت کیا اور وہ خلیفہ ہیں اور اس قول کا باطل ہونا بخوبی ظاہر ہے۔ اور اس کے قائل لوگ سب ختم ہو گئے۔ کوئی باقی نہیں ہے۔ اور جناب امیرؑ کی خلافت ثابت ہونے سے بھی اس قول کا باطل ہونا ظاہر ہے۔

پانچواں مقصد ۔ بعض ان آیتوں کا بیان جو امیرالمومنینؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ (اول) آیۂ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون یعنی تمھارے حاکم تو بس خدا و رسول ہیں اور وہ ایمان والے جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس حال میں جبکہ رکوع میں ہوتے ہیں۔ عامہ و خاصہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ آیت انھی حضرتؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جامع الاصول میں صحیح نسائی کے حوالہ سے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ چونکہ ہم نے خدا و رسولؐ کی تصدیق کی ہے۔ لوگ ہم سے کنارہ کش ہو گئے اور ہم سے دشمنی کرتے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ ہم سے بات نہ کریں گے اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل کی۔ بلالؓ نے نمازِ ظہر کے لیے اذان دی۔ لوگ اٹھے اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ بعض سجدہ میں بعض رکوع میں تھے اور بعض مسواک کر رہے تھے۔ ناگاہ ایک سائل نے سوال کیا۔ امیرالمومنینؑ نے رکوع میں اپنی انگوٹھی اس کو دی اور سائل نے رسولِ خداؐ

کو خبر دی کہ علی علیہ السلام نے رکوع میں یہ انگوٹھی مجھ کو دی۔ جناب رسولِ خدا نے اس آیت کو بعد کی آیت کے ساتھ پڑھا۔ اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ایک روز عباس چاہِ زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور حدیث ذکر کر رہے تھے ناگاہ ابوذر رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہا ایہا الناس میں ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے رسولِ خداؐ سے اپنے انہی دونوں کانوں سے سُنا ہے اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو میرے یہ کان بہرے ہو جائیں اور اپنی انہی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اگر جھوٹ ہو تو میری یہ دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں کہ علی نیکوکاروں کے پیشوا، کافروں کے قتل کرنے والے ہیں اور امداد یافتہ ہے وہ جو اُن کی مدد کرے اور ذلیل و گمراہ ہے وہ جو اُن کی مدد نہ کرے۔ یقیناً میں نے ایک روز جناب رسولِ خداؐ کے ساتھ نمازِ ظہر ادا کی۔ ایک سائل نے اُسی وقت مسجد کے ایک دروازہ سے سوال کیا کسی نے اُس کو کچھ نہ دیا تو سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے کہا خداوندا گواہ رہنا کہ میں نے رسولِ خداؐ کی مسجد میں سوال کیا اور کسی نے مجھ کو کچھ نہ دیا۔ اُس وقت علی علیہ السلام رکوع میں تھے۔ آپ نے اُسی حالت میں سائل کی طرف اپنے داہنے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے اشارہ کیا۔ آپ ہمیشہ اُس ہاتھ میں انگشتری پہنے رہتے تھے سائل آیا اور اُن حضرت کی اُنگلی سے انگوٹھی اُتار لی۔ جناب رسولِ خدا بھی نماز میں تھے اور یہ صورت مشاہدہ فرمائی جب نماز سے فارغ ہوئے سر آسمان کی جانب بلند کیا اور کہا خداوندا میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے سوال کیا اور کہا تھا کہ پالنے والے میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارونؑ سے میرا سینہ کشادہ فرما اور میرے کاموں کو آسان کر اور میری زبان کی گرہ (لکنت) کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھیں اور اُن کو میرا وزیر قرار دے۔ میرے بازو اُن سے قوی فرما اور میرے کاموں میں اُن کو میرا شریک قرار دے تو اے خدا تُو نے ان کی دُعا مستجاب فرمائی اور اُن سے خطاب فرمایا کہ عنقریب تمہارے بھائی کے ذریعہ تمہارے بازو قوی کر دوں گا اور تم دونوں کو غلبہ اور قوت دوں گا۔ خداوندا میں تیرا بندہ محمدؐ تیرا پیغمبر برگزیدہ ہوں۔ میرا سینہ بھی کشادہ فرما۔ اور میرے کام بھی آسان فرما اور میرے اہل میں سے میرا وزیر علیؑ بن ابی طالب کو قرار دے اور اُن سے میری پشت قوی کر دے۔ ابوذرؓ نے کہا کہ ابھی آنحضرتؐ کا کلام تمام نہیں ہوا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام خدا کی جانب سے نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ آیت علیؑ کو سُنا دیجئے۔ آنحضرتؐ نے سُنایا۔ سیوطی نے بہت سی سندوں کے ساتھ اور فخر رازی نے دو سندوں سے اور زمخشری، بیضاوی، نیشاپوری، ابن البطریق واحدی، سمعانی، بیہقی، نطنزی، صاحب مشکوٰۃ مؤلف مصابیح اور تمام مفسرین و محدثین خاص و عامہ مثل سدی، مجاہد، حسن بصری، اعمش، عتبہ بن ابی حکم، غالب بن عبداللہ، قیس بن ربیعہ، عبایہ بن ربعی، ابن عباسؓ، ابوذرؓ اور جابر ابن عبداللہ